

جس کو وہ دی گئی، اس کی زندگی میں بھی اور اس کے مرنے کے بعد بھی، اور وہ اس کے بعد اس کے سپہماندوں کے پاس رہے گی۔

سوال - کیا آپ کی رائے میں وقف علی الاولاد ایکٹ ۱۹۱۳ء میں بغرض اصلاح اس نزمیم کی ضرورت ہے کہ وقف شدہ جائداد کے امانتہ قیمت یا دیگر مفاد کی خاطر باجائزب عدالت اسے فروخت یا تبدیل کیا جائے یا کسی اور مفید طریق پر عمل ہو سکے؟

جواب - یہ ایکٹ اگر بالکل ہی ختم کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے مختلف اعتبارات سے یہ مضر اور پیچیدگیوں کا موجب ہے، اور اسلامی شریعت میں اس کے لیے کوئی مضبوط بنیاد بھی نہیں ہے۔

انفساخ نکاح بذریعہ عدالت

سوال - قانون انفساخ نکاح کے سیکشن (۲) میں جو وجوہ انفساخ درج ہیں کیا آپ کے نزدیک ان میں اضافہ یا کمی کی ضرورت ہے؟

جواب - یہ قانون میرے سامنے نہیں ہے اس لیے اس سوال کا جواب دینے سے معذوریوں۔ بہتر ہوتا کہ سوال نامہ کے ساتھ اس کی متعلقہ دفعہ بھی منسلک ہوتی۔

سوال - کیا ایسا قانون وضع ہونا چاہیے کہ اگر عورت انفساخ نکاح کا مطالبہ کرے اور عدالت کی رائے میں قصور وار شوہر ہو تو طلاق حاصل کرتے ہوئے عورت سے نہ میر واپس دلویا جائے اور نہ دوسری چیزیں جو خاوند اسے دے چکا ہو؟

جواب - خلع کے شرعی قواعد میں اس کی گنجائش موجود ہے اس لیے میں اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ شوہر کے قصور کا جدید تصور مغرب سے برآمد نہ کیا جائے بلکہ اسی تصور پر قناعت کی جائے جو اسلام میں پایا جاتا ہے۔

سوال - کیا زوجین کا ایسا اختلاف مزاج جس کی وجہ سے ازدواجی زندگی ناخوشگوار ہو جائے جائز طور پر وجہ فسخ نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب - اختلاف مزاج کی صورت میں عدالت کہ پہلے حکیم کے قرآنی قاعدے پر عمل کرنا چاہیے تاکہ

زوجین کے خاندان ہی کے دو معتبر آدمی اس اختلاف کو رفع کرنے کی کوشش کریں پھر اگر وہ ناکام ہو جانے کی رپورٹ عدالت کو دیں تو عدالت کا کام وجوہ اختلاف کی تحقیق کرنا تو نہیں ہے، مگر یہ تحقیق اس کو ضرور کرنی چاہیے کہ آیا ان زوجین کے درمیان نباہ ممکن نہیں رہا ہے۔ اس کے بعد عدالت دو شکلوں میں سے کوئی ایک شکل اختیار کر سکتی ہے۔ یا تو عورت کے حق میں خلع کا فیصلہ کرے اگر وہ اس کی طالب ہو۔ یا شوہر کو مجبور کرے کہ وہ اسے معلق رکھنے کے بجائے طلاق دے دے۔

سوال - قانون انصاف نکاح کے کلاز (۳) سیکشن (۳) میں سات سال کی قید کا بنا پر نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔ کیا آپ کے خیال میں یہ بہتر ہو گا کہ اس مدت میں کمی کر کے چار سال کر دیا جائے؟

جواب - طویل قید کی صورت میں فسخ نکاح کا قانون کچھ صحیح نہیں ہے۔ نیز عورت کو یہ حق دینے سے اصل مسئلہ حل بھی نہیں ہوتا۔ ہمارے معاشرے میں عورت کا مزاج یہ نہیں ہے کہ شوہر اگر لمبی مدت کے لیے قید ہو گیا ہو تو بیوی فسخ نکاح کا مطالبہ کر عدالت میں پہنچ جائے۔ خصوصاً صاحب اولاد عورت تو مشکل ہی سے اس کا خیال کر سکتی ہے۔ اس لیے کثیر التعداد عورتیں اس قانون کے ہوتے ہوئے بھی اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیں گی اور ان کے مصائب جوں کے توں رہیں گے۔ میرے نزدیک اس مسئلے کا صحیح حل یہ ہے کہ جیل کے قواعد میں حسب ذیل تین اصلاحات کی جائیں:-

الف - چار سال یا اس سے کم مدت کے قیدیوں کو سال میں کم از کم دو مرتبہ کم از کم پندرہ دن کے لیے پیرول پر گھر جانے کی اجازت دی جائے۔

ب - چار سال سے زیادہ مدت کے قیدیوں کو جیل میں رکھنے کے بجائے ان بستیوں میں رکھا جائے جو طویل المیعاد قیدیوں کے لیے مخصوص ہوں، اور وہاں انہیں اپنے بال بچوں کے ساتھ رہنے کا موقع دیا جائے۔

ج - قیدیوں سے جیل میں جو کام لیا جائے اس کی اجرت بازار کی شرحوں کے مطابق ان کے حساب میں جمع کی جائے اور وہ یا اس کا ایک مناسب حصہ ان کی بیویوں اور بچوں کے نفقہ میں ادا کیا جاتا رہے۔

ازدواجی اور عائلی عدالت

سوال ۱۱ کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ہر کشنری میں ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کے مرتبے کا جج ایسی عدالتوں میں

مقرر کیا جائے جہاں ازدواجی و عائلی مقدمات دائر ہوں؟

(۲) کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ایسے مقدمات جو ازدواجی و عائلی قوانین کے تحت آتے ہوں اور جہاں عورت مدعیہ ہو فقط ایسی مخصوص عدالتوں میں دائر ہو سکیں؟

(۳) کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ایسی عدالتوں کے ضوابط موجودہ دیوانی اور فوجداری ضوابط سے الگ ہوں اور یہ قانون وضع کر دیا جائے کہ ایسی عدالت ہر مقدمے کا فیصلہ تین ماہ کے اندر اندر کر دے؟

(۴) کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ایسی عدالتوں میں کورٹ فیس یا دوسرے عدالتی اخراجات نہ ہوں؟

(۵) کیا آپ اس کے حق میں ہیں کہ ایسی عدالتوں میں فریقین اپنے کسی نمائندے یا آقا بکے ذریعے پیروی کر سکیں اور کسی باقاعدہ سند یافتہ وکیل کا ہونا لازمی نہ ہو؟

(۶) کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ کم از کم ایک مرد اور ایک عورت بطور مشیر جج کے ساتھ ہوں؟

(۷) کیا آپ اس کے حق میں ہیں کہ ایسی عدالت مختلف اضلاع میں باری باری سے اپنا اعلان طلب کرے؟

(۸) کیا آپ اس کے حق میں ہیں کہ فریقین کو ایک سے زیادہ اپیل کی اجازت نہ ہو؟

(۹) کیا آپ اس کے حق میں ہیں کہ اپیل براہ راست لائی کوٹ میں سہنی چلپیہ اور اپیل کا فیصلہ بھی تین ماہ کے اندر ہو جانا چاہیے؟

جواب۔ نمبر ۱ تا ۹ کا جواب یہ ہے کہ یہ سب تجاویز بالکل درست ہیں۔

سوال۔ ایسی عدالت کے فیصلے سے واجب الادا رقوم کی وصولی اور دیگر احکام کی بجا آوری کے لیے آپ کیا مستحق تجاویز پیش کرتے ہیں؟

جواب۔ اس کے لیے وہی طریقہ ہونا چاہیے جو عام عدالتی فیصلوں کے نفاذ اور سرکاری مطالبات کی وصولی میں استعمال ہوتا ہے۔

سوال۔ ایسے مقدمات میں اخراجات متفرقہ کو لوپرا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب۔ جو فریق زیادتی کرنے والا ثابت ہو، یا جس نے بے جا مقدمہ بازی کے عدالت اور فریق ثانی کا وقت ضائع

کیا ہو اس پر مناسب خرچہ ڈالا جائے جس کا ایک حصہ فریق ثانی کو ملے اور ایک حصہ عدالت کے مصارف میں وضع کیا جائے۔

علاوہ بریں حد اعتدال سے زیادہ مقدمے کے ہر کا دعویٰ اسٹامپ ٹیٹی کے بغیر قبول کیا جائے، اور ہر جتنا حد متجاوز ہو اسی

تنا سب اسٹامپ ٹیٹی زیادہ بھاری لگائی جائے۔ یہ تدبیریں معاشرے کی اصلاح میں بھی مددگار ہونگی اور ان سے عدالت کا پورا خرچ نہیں

تو اس کا ایک معتد بہ حصہ ضرور حاصل ہو جائیگا۔ کچھ کمی اگر رہ جائے تو اسے سرکاری خزانے سے ادا ہونا چاہیے۔ — ابوالاعلیٰ